بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الحرمین — حافظ عبدالحمید عامر

"لن یفلح قوم ولّوا امرھم امرأۃ"؟

علمائے حق شریعت کی بالادستی کے لیے اٹھ کھڑے ہوں!

بالآخر وہی کچھ ہوا، جس کا خدشہ تھا ـــــ نہ صرف ملک کی عنانِ اقتدار ایک ایسی پارٹی کے ہاتھوں میں تھما دی گئی ہے جو اس سے قبل ملک کو دو لخت کرنے کی مجرم ہے، بلکہ اس حکومت کی سربراہ بھی ایک عورت ہے ـــــ اللہ خیر کرے!

یہ سب مغربی جمہوریت کے کرشمے ہیں، کہ جس میں ؎

بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے!

اور اب کے تو گنتی کی بناء پر قلت و کثرت کا پیمانہ بھی بدل کر رہ گیا ہے ـــــ مجموعی لحاظ سے گیارہ لاکھ زیادہ ووٹ حاصل کرنے والی پارٹی شکست خوردہ ہے اور اس کے مقابلے میں اسی قدر کم ووٹ حاصل کرنے والی پارٹی فاتح ہے اور برسرِ اقتدار! ـــــ وجہ یہ کہ آزاد ارکان نے اپنے ووٹروں کو برسرِ اقتدار پارٹی کے ہاتھ فروخت کر دیا، حالانکہ ان ووٹروں نے انہیں اعتماد کا ووٹ ہی اس بناء پر دیا تھا کہ وہ آزاد ہیں ـــــ اس اعتماد کے صلہ میں یہ بے وفائی شاید جمہوریت پرستوں کا جمہوری حق ہے ـــــ کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟

علاوہ ازیں گزشتہ ماہ ہم نے انہی صفحات میں یہ لکھا تھا کہ سابقہ معزول شدہ حکومت ایک منتخب، عوام کی معتمد اور آئینی حکومت تھی ـــــ جسے مزید ڈھائی سال تک برسرِ اقتدار رہنے کا حق حاصل تھا۔ لیکن اسے یہ مدت پوری نہ کرنے دی گئی، اور یوں اِس اعتماد کو بھی بداعتمادی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ـــــ ان حالات میں حالیہ انتخابات کو منصفانہ اور شفاف کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے، جبکہ ان کا انعقاد ہی ناانصافی پر مبنی تھا؟ ـــــ ملک کا آئین احتجاج

کر نارہ گیا، عدلیہ فیصلے سناتی رہی، عوام واویلا کرتے رہے، لیکن ایک عوامی حکومت دوسری عوامی حکومت میں تبدیل ہوگئی ——— اب یہ معلوم نہیں کہ ان میں سے عوامی کون سی ہے، اور غیر عوامی کون سی؟ ——— جائز کون سی ہے، اور ناجائز کون سی؟ ——— جو جائز ہے، وہ کس بناء پر جائز ہے، اور جو ناجائز ہے، وہ ناجائز کیونکر؟ ——— جمہوریے کہتے ہیں کہ جمہوریت آمریت سے بھلی ہے، لیکن یہ جمہوریت تو آمریت سے بھی بری نکلی کہ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" سے بھی بات آگے نکل گئی، یعنی خود حکومت بھی محکوم ہوگئی ——— جس میں عوام پک گئے، اس کے باوجود وہ جمہوری ہی رہی ——— عوامی حکومت غیر عوامی ہوگئی، حالانکہ یہ بھی عوامی ہی تھی ع

اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا!

ہم عرض کر چکے کہ ووٹوں کی تعداد کے لحاظ سے موجودہ حکومت ملک کی نصف سے کم آبادی کی نمائندہ ہے، جبکہ باقی نصف سے زائد آبادی اس کی مخالف! ——— اس کے باوجود انہیں یہ باور کرایا جارہا ہے کہ یہ عوام کی حکومت ہے، آخر کس بناء پر؟ ——— تب یہ آمریت نہیں تو اور کیا ہے؟ ——— مزید یہ کہ جن لوگوں نے لانگ مارچ کے ذریعے ملک میں انتشار، بدامنی پھیلائی، ملکی معیشت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا اور رہی سہی کسر بعد میں انتخابات پر کروڑوں روپے برباد کرواکے پوری کر دی، انہیں غدارِ وطن قرار دیا جانا چاہیے تھا، یا انعام کے طور پر پورا ملک ان کی جھولی میں ڈال دینا چاہیے تھا؟ ——— جمہوری طرزِ حکومت کی انہی بوالعجبیوں کی بناء پر اقبالؔ نے کہا تھا کہ ؎

الیکشن، ممبری، کونسل، صدارت
بنائے خوب آزادی کے پھندے
میاں نجار بھی چھیلے گئے ساتھ
نہایت تیز ہیں یورپ کے رندے

یہ نصیحت کی تھی کہ ؎

گریز از طرزِ جمہوری غلامِ پختہ کارے شو
کہ از مغزِ دو صد خر فکرِ انسانی نمی آید

لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ "اقبال ڈے"، "اقبال کی برسیاں" منانے والے اور انہیں "حکیم الامت" کا خطاب دینے والے آج اقبال کو ہی فراموش کر بیٹھے ہیں ———

سچ ہے، جنہیں رب اور اس کے رسول ؐ کی شرم دامنگیر نہیں، وہ دوسروں سے بھلا حیا کیوں کریں گے ؟ ——— کون نہیں جانتا کہ اقتدار طلبی بجائے خود، اور پھر اس کی راہ میں پارٹی بازی، تشتت و افتراق، فتنہ و فساد، ظلم و جبر، قتل و خونریزی، دجل و فریب، حیلے اور مکاری، بددیانتی و ناانصافی غیبت و چغلی، بے وفائی و دھوکا دہی، جھوٹ اور غلط بیانی اور چوری و منافقت اسلام کی نظر میں بدترین قبیح جرائم ہیں[1] ——— لیکن یہ سبھی، یورپ سے درآمد اس نیلم پری کی مختلف ادائیں، غمزے اور عشوے ہیں ——— اور اب تو ان سب پر مستزاد یہ کہ ایک عورت کو سربراہ مملکت بنا کر ملت کی تباہی کے تابوت میں گویا آخری کیل بھی ٹھونک دی گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

یہ ملک بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا تھا ——— پھر محکومین، نیز آزادی ایسی نعمت سے ہاتھ دھو بیٹھنے والوں کی مجبوریاں بھی ہمارے سامنے ہیں ——— تب موجودہ حالات میں ہم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس فرمان کو کیسے نظر انداز کریں جو آپ ؐ نے ایران میں ایک عورت کی حکمرانی کی اطلاع پا کر ارشاد فرمایا تھا کہ :

"لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ"

(صحیح بخاری، باب کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی کسریٰ و قیصر)

"وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پائے گی، جس نے ایک عورت کو اپنا سربراہ بنا لیا!"

نیز فرمایا:

"اذا کان امورکم الی نساءکم فبطن الارض خیر لکم من ظھرھا" (ترمذی)

"جب تمہارے امور تمہاری عورتوں کے سپرد ہو جائیں تو تمہارے لیے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہو گا (یعنی اس وقت تمہارا مر جانا بہتر ہے!)"

---

[1] اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:

"ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم القوم با فسد لھا عن حرص المرء علی المال والشرف لدینہ" (ترمذی)

"بکریوں کے ریوڑ میں دو بھوکے بھیڑیے اس قدر تباہی نہیں مچا سکتے جس قدر کہ انسان کی حرص جاہ و مال اس کے دین کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے"

ہمارے علماء کو چاہیے تھا کہ وہ کتاب وسنت سے راہنمائی مہیا کرتے ہوئے سیاستدانوں کو اس طرزِ حکومت کے اپنانے سے منع کرتے کہ جسے اسلامی تعلیمات سے کسی لحاظ سے بھی، کوئی ادنیٰ سی مناسبت بھی نہیں ـــــــ اس کے برعکس ہوا یہ کہ ان کی اکثریت نے نہ صرف جمہوریت کو کلمہ پڑھا کر اسے مسلمان بنانے کی جہدِ مسلسل کی اور خود بھی اس میدان میں کود پڑے، بلکہ موجودہ خطرناک صورتِ حال کے بھی وہ براہِ راست یا بالواسطہ ذمہ دار ہیں ـــــــ اسی پر بس نہیں، اب انہیں عورت کی حکمرانی کے جواز پر اصرار ہے اور بعض دین فروش تو بخاری کی مذکورہ بالا روایت میں کیڑے نکال کر جمہوریوں کو مواد مہیا کر رہے ہیں ـــــــ کیا ان سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ اگر صحیح بخاری کی حدیثیں بھی غلط ہیں تو ان کے پاس سنّتِ نبویؐ نام کی کوئی چیز محفوظ بھی ہے یا نہیں؟

ـــــــ پھر صرف سنت ہی پر کیا منحصر، قرآن مجید نے بھی عورت کی فطرت اور صنف کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کا جو دائرۂ کار متعین کیا اور اس پر جو پابندیاں عائد کی ہیں، ان سے بھی عورت کی حکمرانی کے تصور کی واضح نفی ہوتی ہے ـــــــ درج ذیل آیات ملاحظہ ہوں:

۱۔ "اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ۔ الاٰیۃ!" (النسآء: ۳۴)

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے، اور اس لیے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔"

۲۔ "وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ۔ الاٰیۃ!" (البقرۃ، ۲۲۸)

"اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسا دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے۔ البتہ مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے!"

۳۔ "وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ۔ الاٰیۃ!"

(النور: ۳۱)

"اور (اے نبیؐ) مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں، مگر جو اس

میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے گریبانوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رکھا کریں اور اپنے خاوند، باپ، خسر، بیٹوں، خاوند کے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں، نیز ان خدام کے سوا جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں، یا ایسے لڑکوں کے سوا جو عورت کی پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں، کسی پر اپنی زینت اور سنگار کو ظاہر نہ ہونے دیں"

۴۔ "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ۔ الآیۃ" (الاحزاب: ۵۹)

"اے نبیؐ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں پر) چادر لٹکا کر (گھونگٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کے لیے موجب شناخت (و امتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا"

۵۔ "وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ۔ الآیۃ" (الاحزاب: ۳۳)

"اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور جاہلیتِ اولیٰ کی طرح اظہارِ تجمل و زینت نہ کرو"

غرض پردے کی اسلام نے بڑی تاکید فرمائی ہے ـــــ عورت کو محرم کے بغیر سفر کرنے سے منع فرمایا، مردوں کے ساتھ اس کے بے حجابانہ اختلاط پر کڑی پابندیاں عائد کی ہیں، اور اگر غیر محرم مرد سے گفتگو کرنے کی نوبت آ جائے تو لوچ دار لب و لہجہ اختیار کرنے سے روک دیا ـــــ حتیٰ کہ نبیؐ کی ازواجِ مطہراتؓ جو مومنوں کی مائیں ہیں، ان کے بارے میں بھی ارشاد ہوا کہ:

"وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ" (الاحزاب: ۵۳)

"مومنو! اگر نبیؐ کی ازواج سے کوئی سامان طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے"

ان آیات کی روشنی میں کسی عورت کے جلسے جلوسوں میں شرکت کرنے، غیر مردوں کے سامنے بے حجابانہ کھڑے ہو کر تقریریں کرنے، اسمبلیوں میں بن سنور کر مردوں کے درمیان بیٹھنے ملکی و غیر ملکی دورے کرنے اور بین الاقوامی سربراہوں سے تنہائی میں ملاقاتیں کرنے اور ان کے ہاں

سمائی کی گنجائش کہاں تک نکل سکتی ہے؟ جبکہ اس کے نسوانی شرم و حیا کی بنا پر شرعاً اسے اذان تک دینے کی اجازت نہیں اور وہ مسجد میں جا کر نماز پڑھنے اور جمعہ کے اجتماعات میں شرکت کی مکلف نہیں ــــــ ان فتویٰ فروشوں کی سمجھ میں تو وہ بات بھی نہ آسکی جو نازی ہٹلر کے ذہن میں آگئی تھی ــــــ اس نے کہا تھا:

> "ہم نے عورت کو جو پبلک لائف سے الگ کیا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اس کا احترام نہیں کرتے، حقیقت یہ ہے کہ ہم اسے اصل عزت کا مقام دینا چاہتے ہیں۔ اسی لیے ہم اسے پارلیمانی جمہوریت کی گندگی سے الگ رکھنا چاہتے ہیں" (اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ ص ۱۴۳)

چنانچہ نازی جرمنی میں یہ نعرہ بڑی شدت سے گونجتا تھا کہ عورت کا اصل مقام اس کا گھر ہے۔ (اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ ص ۱۴۳)

دور کیوں جائیے، خود بابائے جمہوریت امریکہ میں آج تک کوئی عورت صدرِ مملکت نہ بن سکی ــــــ دیگر غیر مسلم ممالک میں اگر کچھ عورتیں اس مقام پر پہنچی ہیں، مثلاً انڈیا کی اندرا گاندھی، اسرائیل کی گولڈا میئر، سری لنکا کی بندرا نائیکے، برطانیہ کی مارگریٹ تھیچر، جاپان کی میری اکینو، تو یہ بھی سب پچاس سے اوپر کی سن رسیدہ عورتیں تھیں ــــــ لیکن یہاں تو ایک نوجوان لڑکی کو سربراہ مملکت بنا دیا گیا ہے، جو آخر کو اسلامیانِ پاکستان کے نزدیک بیٹی اور بہن کا درجہ رکھتی ہے ــــــ اس لحاظ سے یہ ان کی غیرت کا مسئلہ بھی ہے، اور جو اسلامی تعلیمات کے علاوہ ہماری مشرقی روایات کے بھی منافی ہے! ــــــ آہ

کہ غیرت نام تھا جس کا، گئی تیمور کے گھر سے!

الا ماشاء اللہ، ملک کی مذہبی جماعتوں کے لیڈروں نے کتاب و سنّت کے مذکورہ تمام احکامات کو پسِ پشت ڈال دیا ہے ــــــ حقیقت یہ ہے کہ حالیہ انتخابات میں ان کا کردار انتہائی بھیانک اور گھناؤنا رہا، کہ جس کے باعث نہ صرف اس ملک بلکہ پوری دنیا کے اسلام پسندوں کے سر شرم سے جھک گئے ہیں ــــــ ملک کے دانشور توجہ دلاتے رہے، دینی و سیاسی جرائد انہیں بار بار متنبہ کرتے رہے کہ وہ اس روش پر نظرِ ثانی کریں جس کی بنا پر کتاب و سنت سے روگردانی لازم آئے گی، لیکن انہوں نے کسی کی ایک نہ سنی! ــــــ ہماری نظر میں یہ

لوگ امامت وخطابت اور پارٹی لیڈرشپ کے قطعًا اہل نہیں رہے، ہم متعلقہ مذہبی جماعتوں سے یہ اپیل کریں گے کہ وہ انہیں ان مناصب سے ہٹا دیں ــــــ یہ جرم کوئی معمولی جرم نہیں کہ انہوں نے ملک گیر پیمانے پر اللہ اور اس کے رسولؐ سے بغاوت کی ٹھانی اور ملت کو اجتماعی خودکشی کی راہ دکھائی ہے ــــــ تاریخ گواہ ہے کہ جب کسی قوم پر ایسا وقت آجاتا ہے تو قدرت بھی اسے بچایا نہیں کرتی ؎

فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے
کرتی نہیں مگر ملت کے گناہوں کو معاف

اس ملک کے حالات اب نازک سے نازک تر ہوتے چلے جا رہے ہیں تاہم مایوسی گناہ ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ آج بھی اگر ہم اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسولؐ بجا لانے کا عہد کر لیں تو ہمارے مسائل حل نہ ہو سکیں ــــــ اس وقت بھی اس ملک میں بہت سے ایسے علمائے حق موجود ہیں جو بڑی خاموشی سے اور نام ونمود کے بغیر کتاب وسنت کی گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں ــــــ اگر یہ سبھی مل بیٹھ کر اصلاحِ احوال کے بارے سوچیں تو رب کی رحمت ونصرت یقینًا ان کے شاملِ حال ہو گی ــــــ ہماری ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو مجتمع کریں اور کامل اتحاد واتفاق و یکجہتی اور خلوص سے شریعت کی بالادستی کے لیے اٹھ کھڑے ہوں ــــــ نہ صرف موجودہ چیلنج کو قبول کریں، بلکہ اس پورے گندے نظام کو ہی بدل ڈالیں جس کا نتیجہ سوائے تباہی اور ہلاکت کے کچھ نہیں ــــــ یقین جانیے، اس ملک کو اس کی نظریاتی بنیادوں پر استوار کرنا وقت کا شدید ترین تقاضا ہے، ورنہ بعد میں آپ کفِ افسوس ملنے کے قابل بھی نہیں رہیں گے ــــــ وما علینا الا البلاغ!

- خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں، ورنہ تعمیل ممکن نہ ہوگی
- حریمِ خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں اور یوں اس تبلیغی مشن میں حصہ دار بنیں۔

(مینجر)